دعوات عبدیت حق

قوموں کی تباہی کا سبب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے

از ارشادات حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم حقانیہ

"دعوات عبدیت حق" کے عنوان سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے خطبات جمعہ اور دیگر مواعظ کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ ذیل کی تقریر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے بروز جمعہ ۱۹ محرم ۱۳۸۵ھ بمطابق ۲۱ مئی ۱۹۶۵ء نماز جمعہ سے قبل ارشاد فرمائی جسے شعبۂ تصنیف و تالیف دارالعلوم نے مرتب کیا ——— (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ الآیۃ

امابعد

بنی اسرائیل پر خدا کی رحمتوں کی بارش

اس آیت کریمہ میں خداوند تعالیٰ ایک قوم کا ذکر فرماتے ہیں، جو نہ صرف اپنے زمانے بلکہ دنیا کی تاریخ میں بے نظیر تھی۔ خداوند کریم کا اس کے بارے میں ارشاد ہے۔ وفضلنا ھم علی العالمین۔ اس وقت کی روئے زمین پر رہنے والی اقوام پر ان کو فضلیت دی گئی تھی۔ میری مراد بنی اسرائیل سے ہے۔ بنی اسرائیل کا لفظی ترجمہ "اولاد یعقوبؑ" ہے۔ حضرت یعقوبؑ

کے بارہ بیٹے تھے ان کو خداوند تعالےٰ نے بڑی تمدنی دی تھی۔ قرآن مجید میں ان کی تاریخ موجود ہے۔ ایک قوم تب ترقی کر سکتی ہے۔ جب وہ اپنے مالک اور خالق کے راضی کرنے کے کام میں لگ جائے اسے خداوند تعالیٰ زندگی دیتا ہے اور ترقی بھی۔ حضرت یعقوبؑ کی اولاد کی ابتداء بھی بڑی تکلیفوں سے ہوئی۔ جب انہوں نے خدا تعالےٰ کے قوانین کی پیروی کی اور انبیاء کا اتباع کیا تو خداوند تعالیٰ کی رحمت ان پر متوجہ ہوئی بادشاہت اور دولت ان کے ہاتھ میں آئی۔ انبیاء ان کے خاندان میں مبعوث ہوئے علماء ان کے ہاں پیدا ہونے لگے ہر طرح کی دولت و شوکت انہیں حاصل ہوئی۔ جسم اور صحتیں تندرست و توانا ان کو عطا ہوئیں۔ مگر جب حکومت و دولت کے غرور و نشہ میں احکامِ خداوندی سے روگردانی کی گلی بازار شہروں اور آبادیوں میں شر و فساد پھیلانے لگے۔ میلے، ٹھیلے، تماشے عیاشی دنگا فساد، قتل و قتال ان کے محبوب مشغلے بنے تو خداوند تعالےٰ نے اس قوم سے اپنی رحمت ہٹا دی۔

اولٰئک لھم النار۔ ان لوگوں کے لئے عذاب نار ہے۔

اُنکی نافرمانی اور سرکشی

بنی اسرائیل نے اپنے مذہب سے انکار نہیں کیا تھا۔ مرتد نہیں ہوئے۔ مذہب مانتے تھے۔ پیغمبر مانتے تھے۔۔۔ لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ کا کلمہ بھی پڑھتے تھے مگر کام مذہب کا نہیں کرتے تھے۔ قوانین شرعی نہیں مانتے تھے ان کے تمام افعال خواہشات کے تابع تھے۔ دل میں آیا تو زکوٰۃ دی، نماز پڑھی ورنہ نہیں۔ دل میں آیا مسلمان کی ہمدردی کی ورنہ اسے قتل کر دیا۔ اور جب خواہش ہوئی تو زناکاری، سود خوری، چوری، ڈاکہ زنی کو اختیار کیا۔ انہوں نے مذہب سے کفر و ارتداد نہیں اختیار کیا۔ مگر عہدِ خداوندی کی ایفا نہ کی۔

الذین ینقضون عھد اللہ و	جو توڑتے ہیں خدا کے معاہدہ کو مضبوط کرنے کے
یقطعون ما امر اللہ بہ ان	بعد اور قطع کرتے ہیں اس چیز کو جس کو اللہ نے
یوصل ویفسدون فی الارض	فرمایا ملانے کو اور فساد کرتے ہیں ملک میں
اولٰئک ھم الخسرون۔	وہی ہیں ٹوٹے والے۔ (موضح القرآن)

اللہ تعالےٰ نے فرمایا میرے ساتھ ملو تو یہ شیطان سے ملے۔ خدا نے فرمایا پیغمبر سے ملو تو یہ خواہشات کے تابع ہوئے۔ اللہ نے فرمایا کہ مسلمانوں سے ملو تو وہ کفار سے ملے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا بھائی سے حسن سلوک کرو، انہوں نے اسے دشمن بنایا۔ غرض خدا نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا انہوں نے اسے منقطع کیا۔ اور جن سے انقطاع کا حکم دیا اسے جوڑ دیا اور خدا سے کئے ہوئے سب وعدے توڑ ڈالے۔ تو جب ایک قوم کی یہ حالت ہو تو خدا کی رحمت کب ساتھ رہ سکتی ہے؟ کیا تم اس خادم اور غلام کو روٹی دے سکتے ہو؟ جو تمہارا ہر حکم توڑتا ہو تم اسے ایک کہو وہ دوسری کہتا رہے، نہیں۔ بلکہ آپ اسے نوکری سے الگ کر دیں گے گھر سے نکال دیں گے تو ایک قوم کو بادشاہت کیوں نہ ملی ہو مگر جب وہ اپنے ایمان و اعتقاد کے خلاف عمل کے میدان میں جھوٹی ہو تو خدا اسے ذلیل کر دیتا ہے۔ ہم ہر نماز کی ہر رکعت میں ایاك نعبد پڑھتے ہیں۔ اور گویا پکا وعدہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بندگی کا کرتے ہیں۔ اور پھر اسی نماز ہی میں اس عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ اگر موقعہ ملا تو کسی کا رومال کسی کا جوتا بغل میں دبا کر لے جائیں گے۔

میرے بھائیو! اللہ کا قانون یہ ہے۔ کہ جب ایک قوم مسلمان کہلائی تو لازماً اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار اور تابعدار رہے گی، اسلام کا معنیٰ ہی تابعداری اور انقیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام بجا لائے گی، تب اللہ تعالیٰ بھی ان کے ساتھ ہوگا۔

ويرزقه من حيث لا يحتسب — اور روزی دے اس کو جہاں سے اس کو
الآیہ۔ — خیال بھی نہ ہو۔ (موضح القرآن)

نصرت خداوندی کے ثمرات

جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ ہو جائے تو پھر دریاؤں پر ان کا حکم چلتا ہے۔ اور انہیں راستہ چھوڑ دیتے ہیں۔ صاف آسمان کو اشارہ کر دیں تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش برسنے لگے، سمندر تک کے سینے پر قدم رکھ کر بحفاظت گذر جاتے ہیں۔ تاریخ اس کی شاہد ہے۔ غالباً قیرواں کے علاقہ میں مسلمانوں کی راہ میں ایک جنگل حائل تھا۔ اسلام کے پھیلانے کے لئے یہاں سے فوجوں کے گزرنے کی ضرورت تھی۔ مگر جنگل شیر، درندوں، اور سانپوں سے بھرا ہوا تھا۔ لوگوں نے انہیں جنگل سے گذرنے سے منع کیا۔ مگر صحابہ کرامؓ کے امیر نے ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ کر آواز دی اے سانپ اور درندو اور بھیڑیو آگاہ ہو جاؤ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ اور اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کے لئے یہاں آئے ہیں۔ تم اپنی مرضی سے اس علاقہ کو خالی کر دو

ورنہ پھر جو خدا کا حکم ہو ہم وہی کریں گے۔ روایت ہے کہ سانپ، شیر، اور سب درندے ریوڑ کے ریوڑ جنگل سے بھاگ نکلے اور راستہ صاف کر دیا، جنگل خالی ہو گیا۔ یہ تھے مسلمان، حضرت، حق کی حمایت و نصرت جن کے ساتھ تھی۔

رضائے خداوندی کیلئے محنت کی ضرورت

میرا مطلب یہ نہیں کہ اللہ کے بندوں پر مصائب نہیں آتے۔ خدا کے بندوں پر تکالیف بھی آتی ہیں۔ مگر وہ تکالیف تکالیف نہیں ہوتیں درحقیقت وہ مسلمانوں کے لئے ترقی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اور اللہ کے بندوں کو ان تکالیف سے صدمہ نہیں ہوتا۔ بلکہ خوشی ہوتی ہے۔ یہ کارخانے ہیں مزدور اس میں آٹھ آٹھ گھنٹے مزدوری اور زحمت اٹھاتے ہیں۔ تب تنخواہ ملتی ہے۔ اور کبھی کبھی وقت سے زائد بھی کام کرتے ہیں۔ تاکہ مزید تنخواہ مل جائے۔ پسینہ چھوٹا ہوتا ہے۔ محنت و مشقت میں لگا رہتا ہے۔ مگر اسے اس حالت میں خوشی ہوتی ہے۔ اگر کوئی اسے دیکھ کر دعا کرے کہ خدا تجھے اس مصیبت سے نجات دے تو وہ خوش ہونے کی بجائے اس کا دشمن ہو جائے گا۔ کہ مجھے اتنی محنت سے نوکری ملی ہے۔ اور یہ اس کے چھوٹنے کی دعا کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ جب کل مجھے چار سو روپے تنخواہ ملے گی اور تمہاری جیب میں خاک ہو گی۔ تب تمہیں اس محنت اور مشقت کی قدر آئے گی۔ گویا قیامت کے دن ان بے کار اور بداعمال لوگوں کو اپنے خسارے اور بربادی کا اندازہ ہوگا۔ جب دنیا میں محنت اور مزدوری کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ انعام و ثواب سے مالا مال کرے گا۔ اضعافاً مضاعفاً اجر دیگا۔

ایسی مصیبتیں جو درحقیقت راحتیں ہوتی ہیں، افراد پہ آتی ہیں۔ ساری قوم پہ نہیں۔ ساری قوم پہ مصیبت تب آتی ہے جب قوم کی اکثریت بے دین ہو جائے۔ پھر اجتماعی آفات اور مصائب آجاتے ہیں۔ نعمت چھن جاتی ہے۔ اس لئے کہ قوم نے رب سے وعدہ توڑ دیا ـــــ جیسا کہ بنی اسرائیل نے وعدہ توڑ دیا تو ذلیل کر دئے گئے۔ بڑے بڑے انبیاء اور لقمان حکیم جیسے حکماء اطباء سب ان سے چھن گئے ـــــ

فبما نقضهم میثاقهم لعناهم۔ بنی اسرائیل کے عہد توڑنے پر ہم نے ان پر لعنت کی (مولف)

امدادِ خداوندی کی ایک مثال

بھائیو! تم لا الٰہ الا اللہ کہہ کر ہر مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کے وعدے کرتے ہو۔ اور اسے روزانہ

توڑتے ہو تو خدائے تعالےٰ نے بھی اپنی رحمت اور مدد تم سے روک دی۔ اب دنیا میں کوئی علاج ہمارے زوال اور بیماری کا نہیں رہا کل ایک حدیث پڑھا رہا تھا۔ حیّ بن اخطب تجار اور لسان آدمی تھا۔ مسلمانوں کے خلاف اس نے قریش کو ابھارا۔ غطفان قبیلہ کو آمادہ کیا جو عرب بھر میں بہادر اور جنگجو قبیلہ تھا یہود کو ابھارا جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جنگ نہ لڑنے کے وعدے بھی کئے تھے۔ مگر حیّ جادوگر شخص تھا۔ ایک پاؤں پھیرا اور لوگوں کو اکٹھا کیا۔ ایک روایت کی بنا پر ۲۴ ہزار کفار مسلمانوں کے خلاف اس نے جمع کئے اور کم از کم روایت دس ہزار کی تعداد کی ہے۔ مدینہ منورہ جو اس وقت ایک چھوٹا سا قصبہ تھا کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ ہر طرف سے محاصرہ ہوا۔ ارادہ ان لوگوں کا یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کا نشان ہی نہ رہے۔ مسلمانوں پر ایسی حالت کہ زندہ درگور خندقوں میں گھومتے پھرتے اور اتنے گہرے خندق کہ زمین کی تہہ تک کھودے گئے تھے اور ۲۴ ہزار تیر انداز اردگرد سر پہ جمع ہیں۔ چونتیس[۳۴]۔ پینتیس[۳۵] دن کفار نے محاصرہ رکھا۔ مسلمان خندقوں سے مدافعت کرتے اور تیروں سے انہیں روکتے کفار تنگ آگئے۔ ان میں بعض بہادر بھی تھے جو تیروں سے بے پرواہ ہو کر گھوڑوں پہ بیٹھ کر خندق پہ چڑھ آتے۔ مگر حضرت علیؓ و حضرت عمرؓ جیسے بہادر خندقوں ہی میں گھوڑوں سمیت ان کا کام تمام کر دیتے غرض رحمت خداوندی شامل ہوئی۔ آندھی آئی اور کفار بھاگ اٹھے محاصرہ ختم ہوا۔ اب مدینہ کے اطراف کے یہود وعدہ خلافی کی سزا بھگتنے لگے۔ حیّ بن اخطب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا۔ اس نے کہا میں دو باتیں عرض کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ میں نے جو کچھ کیا اور تمام لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا۔ اس پر پشیمان نہیں ہوں اور نہ معافی کا خواستگار نہیں ہوں خیر یہ تو اس نے ضد اور عناد کی بات کی ...... دوسری بات یہ کہی کہ یا رسول اللہ اگر خدا تعالےٰ کسی کی مدد نہ کرے تو کوئی اس کی مدد نہیں کر سکتا۔ اور جس کی مدد خدا کرتا ہے تو کوئی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میں نے سارے کافروں کو اکٹھا کیا۔ مگر آج خود تمہارے سامنے قیدی بن کر کھڑا ہوں۔ آج وہی یہودی ہیں جن سے ساری دنیا تنگ ہے۔ سمٹ سمٹا کر ایک نقطہ فلسطین پہ جمع ہیں وہ بھی اوروں کی مدد اور سہارے سے، خدا نے مسلمانوں کو تنبیہ و رسید کرنے کے لئے انہیں مہلت دی ہے۔ کہ مسلمان عبرت پکڑیں، ہوش میں آئیں ورنہ فلسطین کے علاوہ ان کا سارا طنطنہ اور دبدبہ ختم ہو گیا۔ میرے بھائیو! غلطی تو سب کرتے

ہیں، مگر تنبیہ کے بعد ہوشیار قومیں فوراً خدا کی طرف لوٹ آتی ہیں۔ معافی مانگتی ہیں۔ نافرمانیوں سے تائب ہوجاتی ہیں۔ کہ اے اللہ آج کے بعد تیری دین کی پیروی کریں گے اور پھر خداوند تعالیٰ انہیں معاف فرما دیتے ہیں۔ اور ترقی دوبارہ عطا فرماتے ہیں۔ لیکن جو قوم بدقسمت ہو ان کے دل پتھروں کی طرح سخت اور مسخ ہوجاتے ہیں۔ خدا کی تلوار ان کے سر پر لٹکتی ہے اور یہ اور بھی متمرد اور سرکش ہوجاتے ہیں۔

ترکی میں پچھلے سال بعض وزیروں کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ ایک وزیر کا فوٹو اخبار میں چھپا تھا کہ پھانسی سے چند منٹ قبل داڑھی منڈانے (شیو کرنے) میں مشغول تھا۔ اسلئے نازک وقت بھی اللہ کیطرف متوجہ ہونے اور گناہ ترک کرنے کی توفیق نہ ملی ——— غرض جو قوم آفات ومصائب کے باوجود اپنی حالت نہ بدلے وہی خباثت وہی بدخلقی اور بد دینی اختیار کئے ہوئے ہے تو سمجھئے کہ اب یہ قوم نہیں پنپ سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ بدقسمت اقوام میں ایک بھی ایسی قوم نہ تھی کہ عذاب دیکھ کر توبہ کرلیتی اور اللہ کو راضی کرنے کیلئے گڑگڑاتی الا قوم یونس مگر قوم یونس تو یہ حالت بہت خطرے کی ہے۔ اس وقت پاکستان میں حالات بہت خطرناک ہیں۔ عذاب خداوندی کے آثار نمایاں ہیں ——— مشرقی پاکستان میں طوفان اور بارش سے تباہی ہوئی۔ بیس بیس فٹ سمندر کا پانی اٹھا اور ایک ضلع میں ۱۰ ہزار افراد غرق ہوئے۔ لاکھوں مویشی ہلاک ہوئے۔ ہزاروں ایکڑ زمین تباہ ہوئی۔ یہاں ہمارے علاقے کی فصلیں تیار ہیں۔ مگر بارشوں سے تباہ ہو رہی ہیں۔ آندھیاں چل رہی ہیں۔ آسمانی آفات کا نزول ہے۔ ابھی پرسوں قاہرہ کے قریب پاکستان کا جہاز گر کر تباہ ہوگیا، قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔ ادھر دشمن ہماری سرحدات پر کھڑا ہے۔ امریکہ وغیرہ سارے اہل کفر سے ہمارے خلاف اسلحہ جمع کیا جارہا ہے۔ یہ سب حالات ہمارے لئے تازیانۂ عبرت ہیں۔ مگر لوگوں کو احساس ہی نہیں رہا۔ تمام بے نمازوں میں ایک فیصدی بھی اپنے گناہ سے تائب نہیں ہوئے۔ کتنے ہیں جنہوں نے جوا، قتل، ظلم وغیرہ گناہ چھوڑ دئیے ——— ! آخرت سے سب غافل ہیں، اور سمجھ رہے ہیں، کہ یہ سب اتفاقات زمانہ ہیں ——— وہی رقص وسرود، وہی تھیٹر وسینما چل رہے ہیں۔ وہی جنگ وجدل، قتل واغوا ———

اللہ کے بندو کچھ تو اللہ سے ڈرو۔ سختی اور مصیبت میں خدا کی جانب لوٹ آؤ۔ اپنی گندگی کو ندامت کے آنسوؤں سے دھولو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمارے اوپر متوجہ ہو

جو بغیر انابت اور توبہ کے ہوتا نہیں ـــــ صرف زبانی جمع خرچ سے کام نہیں چلتا کہ مولوی کو رفع آفات کے لئے دعا کا کہہ دیا۔ تم خود اللہ کی دعوت قبول نہ کرو، نہ حسد چھوڑو، نہ بے حیائی اور بے عملی اور صرف مولوی صاحب کی دعا سے کام چلے ایسا نہیں ہو سکتا ـــــ

اس لئے خدا کا ارشاد ہے فلیستجیبوا کہ تم سب اللہ تعالےٰ کی دعوت قبول کرلو تب تمہاری دعائیں بھی قبول ہوں گی۔ اللہ تعالےٰ کے قانون کو مان کر اس کے دربار میں آؤ۔ تب رحمت بھی آئے گی۔ بددینی کے تمام کام ترک کرنے ہوں گے۔ تب ملک کو ترقی اور بقا ملے گی ورنہ اور بھی دل مسخ ہو جائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مایوس ہو کر دعا کی کہ اب ان لوگوں کے دل پتھر کی طرح سخت کر دیجئے کہ توبہ نہ کر سکیں ـــــ جس قوم کے دل سخت ہوئے تو سمجھو کہ یہ جہنمی ہیں۔ حدیث میں ہے کہ اس امت میں صحیح مسلمان نہ رہیں تو سمجھو کہ قیامت قائم ہونے والی ہے۔ بیشک قوم میں جو دیندار ہیں انہیں اس کا اجر قیامت میں ملے گا۔ مگر دنیا کا قانون مکافات اکثریت کی تابع ہے۔ دنیاوی عذاب میں سب شامل ہوتے ہیں ـــــ

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۚ

اور بچتے رہو اس فساد سے کہ نہیں پڑے گا تم میں سے خاص ظالموں ہی پر۔ (موضح)

آج کل ووٹوں کا زمانہ ہے اس میں تو اکثریت کا اعتبار کرتے ہو اور دین میں نہیں۔ اگر آج ہم سب مرد و عورت گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے تائب ہوں تو دیکھئے کہ حالات کیسے بدلتے ہیں۔ نہ یہ عذاب ہوں گے نہ طوفان اور سیلاب کی آفتیں ـــــ

اب اخلاص سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو کفار کے شرور سے محفوظ رکھے اور آسمانی و ارضی آفات دور فرمائے ـــــ اے اللہ تیری رحمت ہمارے گناہوں سے بڑھ کر وسیع ہے۔ ہمارے گناہوں اور اعمال کی وجہ سے ملک پر عذاب نازل نہ فرما اور اسلام کی پائیدار دولت و نعمت ہمیں نصیب فرما۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

وفاداران مملکت الٰہی (مومنین) اس وقت تک تلوار نیام میں نہیں ڈالیں گے جب تک باغیوں (کفار) کی قوت کو پاش پاش نہ کر دیں۔ عَلَمِ شرک کو عَلَمِ توحید کے سامنے سرنگوں نہ کرلیں اور توحید کا پھریرا ساری دنیا میں لہرانے نہ لگ جائے۔ (حاشیہ سورہ انفال آیت ۳۹ ـــ از امام المجاہدین حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ) ـــــ مرسلہ "الصدیق" نوشہرہ